سوال

(37)وظیفہ خوانی میں لاالہ الااللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ پڑھنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

لاالہ الااللہ کے ساتھ محمد رسول اللہ ﷺ کا وظیفہ پڑھنا یا کلمہ خوانی اس طور پر کرنا شرعا جائز ہے یا نہیں؟ (محمد شہادت اللہ خریدار اہل حدیث 11769)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

کلمہ طیبہ کے دو حصے ہیں۔ ایک میں توحید کی تصدیق ہے دوسرے میں رسالت کی تصدیق ہے۔ دونوں کا ذکر قرآن مجید میں مذکور ہے۔ دونوں حصوں کو تصدیق کے طور پر پڑھنا بلکہ شرعی حکم ہے۔ اس کو وظیفہ نہیں کہتے۔ وظیفہ ہے یا اللہ یا رحمٰن ندا کے ساتھ اسی طرح سے کوئی یا محمد۔ یا رسول کہے تو بلاشک ناجائز ہے۔ (یکم محرم 1365)

تشریح از علامہ ابوالقاسم بنارسیؒ

بات یہ ہے کہ کلمہ پڑھنے کے دو موقع ہیں۔ ایک تو بطور اقرار وشہادت کے دوسرے بطور زکر وعبادت کے موقع اول میں تو دونوں جزملا کر پڑھنا ضروری ہے۔ کیونکہ بغیر دونوں جزوں کے شہادت مکمل نہ ہوگی۔ اسی لیے فرمایا گیا۔ الاسلام ان تشهد ان لا اله الا الله وان محمد رعبده ورسوله (متفق علیہ)

لیکن موقع زکر وعبادت میں فقط لا الہ الا اللہ ہی ہے۔ کیونکہ عبادت کے لائق صرف اللہ کی ذات ہے۔ محمد رسول اللہ ﷺ عبد ہیں نہ معبود۔ جیسا کہ عبدہ ورسولہ کے لفظ سے ظاہر ہے اور حدیثوں میں بھی ایسے مقام پر صرف لا الہ الا اللہ ہی آیا ہے چنانچہ ملاحظہ ہو۔ لقنوا موا تكم لا اله الا الله (مسلم) من كان اخر كلامه لا اله الا الله دخل الجنة (ابو داؤد) افضل الزكر لا اله الا الله (ترمذي ابن ماجه) ايها الناس قولو لا اله الا الله واتركو االلات والعزي۔ ۔ ۔ ماقال عبد لا اله الا الله الا فتحت له ابواب السماء (ترمذي) قل لا اله الا الله (شرح السنة ومشكواة)

ان اوران جیسی احادیث میں ''محمد رسول اللہ'' کا لفظ نہیں ہے۔ غالبا اسی لیئے صوفیاء کے نزدیک بھی زکر عبادت میں لا الہ الا اللہ ہی ہے۔ اور اس کے پڑھنے کے خاص طریقے مقرر ہیں۔ لہذا اہل حدیث بالاتفاق صوفیاء کرام یہ کہتے ہیں۔ کہ زکر وعبادت کے موقع پر تو صرف لا الہ الا اللہ ہی ہے۔ جیسا کہ خود آپ ﷺ نے فرمایا ہے ایسا ہی صوفیاء کا عمل ہے۔ ہاں اقرار شہادت کے وقت محمد رسول اللہ ﷺ کہنا ضروری ہے۔ ورنہ بغیر اس کے ایمان مقبول نہ ہوگا۔ اور اس میں کسی کا اختلاف بھی نہیں ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

جلد01ص179

محدث فتویٰ